REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

قیمت ۲۵ نئے پیسے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے

فی پرچہ ا۔ ۵ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ

جلد ۴۷/۱۲ — ۲۰ تبوک ۱۳۳۷ ہش — ۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء — نمبر ۲۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۹ ستمبر۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی آج ہفتہ عشرہ کے لئے کوئٹہ تشریف لے جا رہے ہیں۔

جنرل اسمبلی میں امریکہ کی طرف سے فارموسا کے علاقہ میں فوراً جنگ بند کرانے کا مطالبہ

"جب تک امریکی فوج واپس نہیں جائیگی اس وقت تک مشرق بعید میں امن بحال نہیں ہو سکتا" (روسی وزیر خارجہ)

نیویارک ۱۹ ستمبر۔ رات جنرل اسمبلی میں بین الاقوامی صورتِ حال پر عام بحث ہوئی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ فارموسا کے علاقہ میں فوراً جنگ بند کرائی جائے۔ انہوں نے کہا چینی اور امریکی سفیروں کے درمیان آجکل وارسا میں جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اگر وہ ناکام ہو گئی تو امریکہ کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ اس معاملے کو اقوام متحدہ میں پیش کر دے۔ انہوں نے کمیونسٹ چین پر الزام لگایا۔ کہ وہ جارحانہ کارروائی کر کے اپنے علاقہ میں توسیع کرنا چاہتا ہے اسی لئے وہ جزائر کیموائے اور متسو پر اندھا دھند گولہ باری کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا بلاشبہ یہ جزائر چین خاص کے ساحل کے قریب ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ایک طاقتور ملک اپنے ساتھ والے علاقے پر جو اس کی اپنی ملکیت نہیں ہے قبضہ جما لے۔ انہوں نے مشرق وسطیٰ کا ذکر کرتے ہوئے کہا وہاں صورتِ حال اب کسی قدر بہتر ہو گئی ہے امریکہ نے لبنان سے پہلے ہی اپنی فوجیں نکالنی شروع کر دی ہیں۔ وہاں اگلے ہفتہ نئی حکومت کے قیام کے بعد امید ہے باقی فوج کو بھی جلد واپس بلانے کا انتظام ہو سکے گا۔

روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے اپنی تقریر میں مطالبہ کیا کہ فارموسا کے علاقے سے امریکی فوج فوراً واپس بلا لی جائے تاکہ اس علاقے سے کشیدگی دور ہو سکے۔ انہوں نے کہا جب تک امریکی فوج واپس نہیں جائے گی۔ اس وقت تک مشرق بعید میں کبھی امن بحال نہیں ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا عالمی امن کو خطرہ اس بات سے لاحق ہے کہ بعض طاقتیں اپنی فوجیں بھیج کر دوسروں کے اندرونی معاملات میں مداخلت

عالمی امن برقرار رکھنے کے لئے بین الاقوامی فوج کی تشکیل بہت ضروری ہے

جنرل اسمبلی میں امریکہ اور جاپان کی مشترکہ تجویز

نیویارک ۱۹ ستمبر۔ امریکہ اور جاپان نے عالمی امن برقرار رکھنے کی خاطر بین الاقوامی فوج بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کل جنرل اسمبلی میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے یہ مطالبہ پیش کرتے ہوئے کہا اس فوج کا ہیڈ کوارٹر اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں ہو۔ اور یہاں سے ہی اسے کنٹرول کیا جائے۔ انہوں نے کہا یہ فوج اقوام متحدہ کے منشور کے تحت بڑی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کا مقصد جنگ کی بجائے امن قائم کرنا ہوگا جاپانی وزیر خارجہ نے اس نئی تجویز کی تائید میں تقریر کرتے ہوئے کہا اگر یہ فوج قائم ہو جائے تو تمام ملکوں کے دفاعی اخراجات کم ہو جائیں گے اور وہ تعمیری کاموں کی طرف زیادہ توجہ دے سکیں گے۔ اور اس دنیا کو پہلے سے زیادہ خوشحال کیا جا سکے گا۔

جلال بایار اگلے ہفتہ کے شروع میں کراچی آئیں گے

کراچی ۱۹ ستمبر۔ ترکی کے صدر جناب جلال بایار افغانستان سے واپسی پر اگلے ہفتہ کے شروع میں مختصر سے دورے پر کراچی پہنچنے والے ہیں۔

جے پرکاش نرائن کراچی میں

کراچی ۱۹ ستمبر۔ ہندوستان کے سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن دو دن کے دورے پر کل رات کراچی پہنچے وہ ثقافتی آزادی کی پاکستان کانگریس کی دعوت پر یہاں آئے ہیں۔

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ملتوی

کراچی ۱۹ ستمبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان عبدالقیوم خان نے لیگ* کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس اتوار کے روز بلایا تھا وہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ یہ اجلاس آئندہ بدھ کے روز ہوگا۔

م کرنے کی قائل ہیں۔ ان حالات میں یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر ملک پر اپنے علاقے سے باہر فوج بھیجنے پر پابندی لگا دی جائے۔

لطف الرحمٰن خاں نے صوبائی وزیر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا

ڈھاکہ ۱۹ ستمبر۔ جناب لطف الرحمٰن خان نے مشرقی پاکستان کی صوبائی کابینہ کے رکن کی حیثیت سے کل حلف اٹھایا۔ حلف اٹھانے کی رسم کے وقت صوبائی وزیر اعلیٰ جناب عطاء الرحمٰن خان اور دوسرے صوبائی وزراء بھی موجود تھے۔ جناب لطف الرحمٰن خان اس سے قبل مرکزی کابینہ میں دو مرتبہ وزیر رہ چکے ہیں۔ جناب چوہدری محمد علی کی حکومت میں وہ وزیر مملکت تھے۔ اور جناب چندریگر کی کابینہ میں بھی وہ وزیر کی حیثیت سے شامل تھے۔

کیموائے کو رسد پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے

تائپے ۱۹ ستمبر۔ کومنتانگ حکومت کے دو جہازوں نے کل پھر ناکہ بندی توڑ کر جزیرہ کیموائے کو رسد پہنچائی۔ کل وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے اعلان کیا کہ کومنتانگ فوجوں نے ساحلی جزیروں میں روسی ساخت کے پانچ چینی جہاز مار گرائے۔

عوامی لیگ کی مخلوط پارٹی کا اجلاس

ڈھاکہ ۱۹ ستمبر۔ کل یہاں عوامی لیگ کی مخلوط پارٹی کا اجلاس ہوا۔ جو چار گھنٹے تک جاری رہا۔ اس میں نیشنل عوامی پارٹی کے ممبروں نے پہلی بار شرکت کی۔ اجلاس میں صوبے کے متعدد اہم مسائل پر غور کیا گیا۔

مشرقی پاکستان اسمبلی کی ۶ نشستیں خالی قرار دے دی گئیں

ڈھاکہ ۱۹ ستمبر۔ مشرقی پاکستان اسمبلی کے سپیکر نے آئین کی دفعہ ۸۶ کی شق ۲ کے تحت اسمبلی کی ۶ نشستوں کے خالی ہونے کا اعلان کیا ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء

تعلیم یافتہ طبقہ

چوہدری محمد علی سابق وزیر اعظم پاکستان نے اپنی ایک تقریر میں جو آپ نے حیدر آباد کے سینٹ ہال میں طلباء کے سامنے کی ہے بتقول تسنیم فرمایا ہے کہ

"ملک کے سیاسی بحران کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ قوتِ عمل سے محروم ہے اور تمام مسائل کو جذباتی انداز میں حل کرنا چاہتا ہے"۔

ہم چوہدری صاحب سے اس میں سو فیصدی متفق ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ خود چوہدری صاحب نے کوئی اچھا نمونہ نہیں پیش کیا ہمیں امید بندھی تھی۔ کہ آپ وزارت سے ہٹنے اور کچھ دیر گوشہ تنہائی میں رہنے کے بعد جو میدان سیاست میں قدم رکھ رہے ہیں۔ تو آپ یقیناً کوئی واقعی ٹھوس سیاسی کام کریں گے۔ اور ملک میں سنجیدہ اور اعلےٰ سیاست کی مثال پیش کریں گے۔ لیکن آپ کے بعض رجحانات آپ کو ایک ایسے دائرہ کار میں لے گئے ہیں۔ جو محض جذباتی مذہبی تنگ نظری کا علمبردار ہے۔ اور جو بجائے تعلیم یافتہ طبقہ میں قوت عمل ابھارنے کے اس کو مذہب سے مایوسی اور بیزاری کی آغوش میں لے جانے والا ہے۔

اسلام بے شک ہمیں سیاست میں بھی بہترین راہ نمائی کرتا ہے۔ لیکن اسلامی سیاست کی بنیاد انفرادی لحاظ سے تقوےٰ پر اور اجتماعی لحاظ سے لا اکراہ فی الدین پر ہے ہمیں نظام اسلام پارٹی کے منشور کی تفصیلات معلوم نہیں ہیں۔ لیکن چوہدری صاحب کی قیادت میں نظام اسلام پارٹی نے جس مذہبی سیاسی جماعت سے اتحاد کیا ہے۔ خواہ اس اتحاد کی شرائط کچھ بھی کیوں نہ ہوں۔ اس سے چوہدری صاحب نے ہمارے اوپر کے قول کی عملاً تائید کر دی ہے۔

اس جماعت نے ۱۹۵۳ء کے فسادات میں جو اسلامی کردار دکھایا تھا۔ اور جس کی کچھ روئداد تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں موجود ہے۔ وہ اتنا گھناؤنا ہے۔ کہ ہمیں یقین ہے اگر چوہدری صاحب نے اس کا لحاظ رکھا ہوتا۔ تو کم سے کم ایسی جماعت سے اتحاد نہ کرتے۔ جس کا متشددانہ اور جابرانہ نظریۂ اسلام تعلیم یافتہ طبقہ کو اسلام سے متنفر کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا۔

سب جانتے ہیں کہ یہ جماعت کچھ ایسی تنگ خیال واقع ہوئی ہے۔ کہ اس نے فسادات پنجاب سے بھی کوئی سبق نہیں سیکھا۔ بلکہ نہایت ڈھٹائی کے ساتھ ان غلطیوں کو از سر نو دہرانے پر آمادہ ہو رہی ہے۔ جس سے آخر میں پاکستان کے مسلمان سیاسی طور پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑیوں میں منقسم اور منتشر ہو جائیں گے۔

چنانچہ اس جماعت نے اپنے منشور میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا بھی اپنا مقصد بیان کیا ہے۔ ہمیں یہ نہیں دیکھنا کہ آیا نظام اسلام پارٹی اس امر میں متفق بھی ہے یا نہیں۔ ہم کم سے کم جو کہتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ ایسی جماعت سے کسی قسم کا اتحاد کوئی شخص یا جماعت ہرگز نہیں کر سکتی۔ جس کا قائد تعلیم یافتہ طبقہ میں قوتِ عمل کی محرومی کا شاکی ہو۔ اور جو اس امر کا شاکی ہو۔ کہ یہ طبقہ جذباتی انداز سے مسائل حل کرنا چاہتا ہے۔

آخر میں ہم چوہدری صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تعلیم یافتہ طبقہ میں قوتِ عمل ابھارنے اور انہیں جذباتی انداز سے مسائل حل کرنے کی سطح سے اونچا کرنے کا فی الواقعہ ارادہ رکھتے ہیں تو انہیں اسلام کو دنیا میں بدنام کرنے والی ان جماعتوں سے جلد از جلد اپنے تئیں علیحدہ کر لینا چاہیئے۔ ورنہ ہم یہ قیاس کرنے میں حق بجانب ہوں گے کہ چوہدری صاحب خود بھی اس تنگ نظرانہ اسلام کے پابند ہیں۔

اس اتحاد کا بظاہر تو یہی نتیجہ نکل سکتا ہے لیکن ہم چوہدری صاحب سے مایوس نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے بلکہ بہت ممکن ہے کہ چوہدری صاحب اس اتحاد میں شریک غالب ثابت ہوں۔ اور وہ جماعت اسلامی اور اس کے متشدد امیر کو Convert کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور انہیں اس مینڈک کے کنوئیں سے جس میں وہ آسودہ ہیں نکال کر اسلام کے بیکراں سمندر سے دوچار کر دیں۔ اگرچہ یہ نہایت مشکل کام ہے لیکن جب کہ ہم نے کہا ہے ناممکن نہیں ہے۔

اساتذہ کی ہڑتال

اساتذہ نے جیسا کہ ان کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ اور اخبارات میں بھی مختلف ذی اثر ارباب کی طرف سے اساتذہ کے مطالبات کے متعلق ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء کا دن ہڑتال کیلئے مقرر کیا گیا ہے حکومت نے اگرچہ ہڑتال کو خلاف قانون قرار نہیں دیا۔ لیکن ہمارا مشورہ نہ صرف اساتذہ کو بلکہ ہر قسم کی ہڑتال کرنے والوں کو یہی دیا جاتا رہا ہے کہ وہ قانونی ذرائع سے اپنی حق رسی کے لئے کوشش کریں۔ ایسا ذریعہ نہ اختیار کریں جو تعطل عمل پیدا کر کے ملک کے لئے نقصانات کا موجب ہو۔ اس نقصان کا بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ سینکڑوں مدارس اساتذہ سے خالی ہو کر طلباء کی تعلیم میں تعطل پیدا کر دیں گے۔ معمولی وقفہ بھی تعلیم کے لئے نقصان دہ اور طلبہ میں آوارگی کا رجحان پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ تعلیم و تربیت کے اعتبار سے ایک دن کا بھی وقفہ نقصان دہ ہے چہ جائیکہ ہڑتال کی وجہ سے یہ تعطل دنوں پر ممتد ہو۔ اس لئے ہم اساتذہ کو یہی مشورہ دیں گے کہ وہ یہ طریق اختیار نہ کریں۔ بلکہ ادارہ تعلیم کے ذمہ داران کے سامنے اپنے مطالبات رکھیں۔ اور وفود اور ذی اثر افراد کے ذریعے افسران بالا کو محسوس کرائیں۔

جہاں ہم اساتذہ کو یہی نیک مشورہ دیتے ہیں۔ وہاں ہم حکومت اور ذمہ دار افسران تعلیم کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں کہ اساتذہ کے مطالبات ایسے نہیں کہ ان کو نظر انداز کیا جائے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے اساتذہ درحقیقت کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔ وہ اپنے متعلقہ افسران کے پاس اپنی اقتصادی بدحالی اپنی محنت کے معاوضہ کی کمی اور گرانی اور قحط سالی کو پیش کرتے ہیں۔ مگر ان کی کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ یوں بھی عام طور پر ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ماتحت جو انتظامی صورت حال ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں جب اساتذہ اپنی ساری عمر صرف کر کے خدمت سے فارغ ہوتے ہیں۔ تو ان کے پاس نہ کوئی سرمایہ ہوتا ہے کہ اس سے اپنی روزی کی صورت پیدا کر سکیں اور نہ ان کی پنشن ہوتی ہے کہ اس کے سہارے بقیہ زندگی کے دن کاٹ سکیں رہ سہ کر پراویڈنٹ فنڈ جو تھوڑا بہت ملتا ہے۔ وہ اتنا کم ہوتا ہے۔ کہ اولاد کے ضروری اخراجات بیاہ شادی وغیرہ پر ہی ختم ہو جاتا ہے۔ پھر انہیں جو تنخواہیں ملتی ہیں۔ ان کا سکیل بھی گورنمنٹ مدارس کے سکیل سے بہت کم ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے اساتذہ محنت کم کریں۔ اور معاوضہ ان کو کم دیا جائے۔ اور پنشن کی وہ صورت نہ ہو۔ جو تمام سرکاری ملازمین کے لئے موجود ہے۔ اساتذہ کی یہ شکایات حقیقی اور واجبی ہیں۔ ہماری رائے میں ان کا واحد علاج یہی ہے کہ گورنمنٹ تمام ڈسٹرکٹ بورڈوں کے تعلیمی انتظامات کو براہ راست اپنے انتظامات میں لے لے۔ اور نگرانی تعلیم اور معاوضہ جات کی ادائیگی میں کوئی تمیز نہ ہو۔ اور سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی آمد سے جو خرچ تعلیم کے لئے معین ہوتا ہے۔ وہ گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اسی ایک تبدیلی سے ہم امید کرتے ہیں کہ اساتذہ کی نہ صرف چند شکایتوں کا ہی یہ حل ہوگا۔ بلکہ بہت سی خرابیوں کا انسداد ہو جائے گا۔

ناظر امور خارجہ ربوہ

اعلان برائے نمائش

زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

مجلس کراچی کے تیسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک گھریلو صنعت و دستکاری کمیٹی و دیگر شغل پر مشتمل ایک شاندار نمائش کا انتظام کیا گیا ہے جو ۲۷ و ۲۸ ستمبر کو بمقام ملیر (نزد گرانڈ ہوٹل) منعقد ہوگی۔ جملہ تاجران صنعت کاران اور گھریلو دستکاری کے ہر قسم کے اداروں کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ اور ان سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ اسٹال بہت محدود ہیں اس لئے اپنے آرڈر ۲۰ ستمبر تک اپنی اشیاء کے ہمراہ خاکسار کو بھجوا دیں۔ خاکسار ابو الرشید

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی نویں کامیاب سالانہ کانفرنس

حضرت اقدس کا روح پرور پیغام

خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع، جماعت کی ترقی کے لئے اہم تجاویز

کامیاب تبلیغی جلسہ، لٹریچر کی تقسیم

(از مکرم عبدالحی صاحب مبلغ اسلام انڈونیشیا - بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

مکرم جناب رئیس التبلیغ کی افتتاحی تقریر

اس کے بعد مکرم جناب شاہ صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ حضور کے پیغامات کے بعد سوائے اس کے میں اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ آئیں ہم سب مل کر ان پیغامات پر عمل کریں۔ تا ہم حضور کے سامنے قربانی اور سعی عمل کا ہدیہ پیش کریں اور حضور کی دعائیں حاصل کریں۔ ہمارا مختلف مقامات سے اکٹھے ہونا اور مل کر اجتماعی رنگ میں دعائیں کرنا اپنے اندر ایک خاص اہمیت اور برکت رکھتا ہے۔ یہ روحانی مناظر اور برکتیں محض خلافت کے نظام کے باعث ہیں۔ وہ لوگ جو خلافت کے نظام سے منقطع ہوئے آج تاریخ گواہی دے رہی ہے کہ وہ ان برکات اور انعامات سے محروم ہیں جن سے ہم متمتع ہو رہے ہیں۔ دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس وقت احمدیت کا جھنڈا گاڑا جا چکا ہے۔ اور آج ساری دنیا احمدیت کے اس نظام اور خدمتِ اسلام کی معترف ہے۔ اس ضمن میں آپ نے الحاج ڈاکٹر رشیدی صاحب سفیر انڈونیشیا برائے پاکستان کے ربوہ جلسے کے موقع پر ان کی تقاریر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے کہا کہ اگر جنگ عظیم اوّل کے بعد جماعت احمدیہ کے مبلغین تبلیغ اسلام کے کام کو اپنے ہاتھ میں نہ لیتے تو اس وقت انڈونیشیا کا ملک عیسائیت کی آغوش میں آ چکا ہوتا۔ اسی طرح محترم شاہ صاحب نے سفیر صاحب موصوف کے اس خیال کا بھی ذکر کیا کہ ان کے نزدیک جماعت احمدیہ کی ترقی کا سب سے بڑا راز نظام وصیت اور تحریک جدید کے ماتحت وقف زندگی کا نظام ہے۔ ان امور کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف کما حقہٗ توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہم پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ سارے انڈونیشیا کو ہم نے وہ روحانی پانی پلانا ہے جو کہ ہم خود پی چکے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ان انعامات کے وارث بننے کے لئے خلافت سے وابستگی اور خلافت کے اشاروں کے مطابق عمل پیرا ہونا از حد ضروری ہے۔ حضور کی صحت اب کمزور ہے۔ اب ہم حضور کو صرف اسی طرح آرام پہنچا سکتے ہیں کہ اس عہد کو ہم پورے طرح اپنائیں جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر حضور علیہ السلام کی میّت کے سرہانے کھڑے ہو کر احمدیت کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے کیا تھا۔ اور ہر وقت ہم حضور کے ارادوں کی تکمیل کے لئے کوشاں ہوں۔ گزشتہ ڈیڑھ سال کے اندر بعض اہم واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے تقریر کو ختم کیا۔

اس کے بعد مکرم راڈین ہدایت صاحب نے اعلان کیا کہ اس اجلاس کی کارروائی ختم کی جاتی ہے۔ اب نماز مغرب سے قبل بقیہ وقت میں لجنہ اماء اللہ۔ انصار اللہ۔ اور ناصرات الاحمدیہ کے نمائندے اپنے اپنے اجلاس منعقد کریں گے۔ چنانچہ اس اجلاس کے برخاست ہونے کے بعد ان سب نے اپنی اپنی میٹنگز منعقد کیں۔

جلسہ استقبالیہ

انڈونیشیا میں قاعدہ ہے کہ جب کوئی پارٹی اپنی کانفرنس منعقد کرتی ہے تو کانفرنس کے شروع ہونے سے قبل یا درمیان میں یا آخری روز وہ استقبالیہ جلسہ منعقد کرتی ہے (Reception) ہماری جماعت بھی ہر سال اس طریق کار سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ چنانچہ اس سال ۱۸ اور ۱۹ جولائی کی درمیانی رات کو آٹھ بجے ایک مڈل سکول کے ہال میں جلسہ استقبالیہ منعقد کیا گیا۔ اس کے لئے حکومت۔ فوج اور پولیس کے افراد۔ پارٹیوں۔ سوسائٹیوں اور انجمنوں کے نمائندوں اور دوسرے ذی اثر اصحاب کو مدعو کیا گیا۔ ہال جو بہت وسیع ہے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مجبوراً جماعت کے اکثر افراد کو باہر برآمدوں میں کھڑا رہنا پڑا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم جناب سوجادی صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد جناب سوجادی صاحب نے مختصر لیکن موثر الفاظ میں جلسے کی غرض و غایت بیان کی۔

اس کے بعد مکرم جناب راڈین ہدایت نے صدر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی حیثیت سے اپنی تقریر کی۔

اس کے بعد محترم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے اپنی تقریر کی۔ جس میں جماعت کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا اور نہایت موثر رنگ میں پیغام احمدیت سامعین تک پہنچایا۔

ان تقاریر کا خلاصہ اخبار رسالہ ایجنسی "انتارا" کے مخصوص نمائندہ کے الفاظ میں دوسری جگہ بیان کیا جائے گا۔ یہاں صرف یہ بات ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ محترم جناب شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں جب اس امر کا ذکر کیا کہ ڈاکٹر زویمر نے جماعت احمدیہ کی مساعی کو عیسائیت کے لئے ایک بہت بڑے خطرے کا موجب قرار دیا ہے۔ پھر جب یہ بات پیش کی کہ احمدیہ جماعت کے مبلغین عیسائی پادریوں کو افریقہ و ایشیا کے ممالک میں شکست دے رہے ہیں۔ اسی طرح جب آپ نے رسالہ "لا تنقش" سے احمدیت کی جدوجہد تبلیغ اسلام کو پیش کیا۔ تو لوگوں پر اس سے بہت اثر ہوا۔

ان تقاریر کے بعد حاضرین کی چائے، مٹھائی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اور اس کے بعد موقع دیا گیا کہ حاضرین اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ چنانچہ فوج۔ حکومت۔ لوکل سیلف گورنمنٹ۔ کمیونسٹ پارٹی۔ مزدوروں کی انجمن کے نمائندوں اور اسی طرح انڈونیشین چینی آرگنائزیشن کے نمائندوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور انہوں نے جماعت کی پُر امن مساعی اور تبلیغی و تربیتی جدوجہد کو سراہا۔

اس کے بعد مبلغین سلسلہ اور عہدیداران مرکزیہ کا مہمانوں سے باری باری تعارف کرایا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا لیکچر "پیغام احمدیت" (انڈونیشن زبان میں ترجمہ) تمام مہمانوں میں تقسیم کیا گیا۔ یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جلسہ سے قبل اور دوران میں ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ خیال تھا کہ شاید بارش کی وجہ سے اور اسی طرح گاروت کے علاقہ کے غیر محفوظ ہونے کی وجہ سے رات کو اس اجلاس میں بیرون از جماعت دوست تھوڑی تعداد میں آئیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ اُمید سے کہیں بڑھ کر دوست تشریف لائے۔ مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ مختلف سیاسی۔ مذہبی اور سوشل جماعتوں کی طرف سے مرد و خواتین نمائندے شاملِ تقریب ہوئے۔ حاضرین اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی اچھا اثر لیکر گئے۔ کئی غیر از جماعت دوستوں نے ہماری اس تقریب کی غیر معمولی کامیابی پر اظہار مبارکباد کیا۔ بعض مہمانوں نے نہایت ہی تعجب سے یہ کہا کہ موجودہ ماحول میں جبکہ انڈونیشیا کے اکثر مسلمان اس دلیری اور صاف گوئی سے اسلامی نقطۂ نگاہ پبلک کے سامنے پیش کرنے سے ہچکچاتے ہیں فی الواقع احمدیہ جماعت قابلِ تحسین ہے کہ وہ کھلے الفاظ میں اسلام کے نقطۂ نگاہ کو پیش کر رہی ہے۔

ایک غیر احمدی دوست نے ہمارے ایک احمدی دوست انجنیر گوہوا صاحب کو کہا کہ آج ہم نے دعا کا جو نظارہ دیکھا ہے وہ احمدیہ جماعت سے باہر کہیں نہیں دیکھا جا سکتا۔ وہ خشوع اور درد جس سے احمدی اپنے مالکِ حقیقی کے آگے گرتے ہیں یہ نعمت فی الواقع آپکی جماعت کو ہی حاصل ہے اور اس نعمت کی قدر بھی درحقیقت احمدی جماعت کر رہی ہے۔

یہ جلسہ استقبالیہ رات کو گیارہ بجے دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ دعا سے قبل صدر مجلس نے ایک بار پھر حاضرین کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے نہایت

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور
آپ کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف

از مکرم خورشید احمد صاحب منیر واقف زندگی مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور

۵۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے آدیوں کے بطلان میں وہ مصالحہ جمع کر دیا ہے۔ اگر اس کو اب استعمال کیا جائے تو یہ لوگ بیخ و بن سے اکھڑ سکتے ہیں۔ لیکن تعجب اور افسوس ناک امر تو یہ ہے کہ ہمارے مسلمان علماء ان کی اور ان کی جماعت کی خواہ مخواہ مخالفت کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ دشمنانِ اسلام کے مقابلہ پر ہمیشہ کمربستہ رہتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو اس میدان میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔"

(تقریر نذیر احمد خاں جے پوری بمقام جامع مسجد دہلی)

جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کا اعتراف

خدا تعالیٰ کی طرف سے اشاعت اسلام کا جو فریضہ آپؑ کے سپرد کیا گیا تھا۔ اسے نہ صرف آپ نے اپنی زندگی میں احسن طریق پر سرانجام دے کر اپنوں اور بیگانوں سے داد حاصل کی۔ بلکہ آپؑ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک مضبوط اور منظم جماعت بنائی۔ جو آپ کے بعد آپ کے تصنیف کردہ نہایت قیمتی لٹریچر کی روشنی میں منظم طور پر اس فریضہ کو سرانجام دے رہی ہے۔ جس کا اعتراف تعلیم یافتہ اور سنجیدہ حضرات نے کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ ذیل کے چند مختصر سے حوالجات سے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے

۱۔ مولانا ظفر علی صاحب آف زمیندار لکھتے ہیں:۔

"مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار کمربستگی، نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے اندازہ عزت اور قدر دانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت اسلام کر کے

(۲)

دکھا دی۔" (اخبار زمیندار)

جماعت اسلامی جو کہ اپنے سیاسی مفاصد کے حصول اور اقتدار کے لالچ میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے بے قرار ہے۔ اس کے ایک سابق ترجمان "المنیر" لائلپور کو جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات اسلام کا اعتراف بادل نخواستہ کرنا پڑا جیسا کہ اس کی تحریر سے ظاہر ہے۔

"قادیانیت میں نفع رسانی کے جو جوہر موجود ہیں۔ اولین اہمیت اس جدوجہد کو حاصل ہے جو اسلام کے نام پر وہ غیر مسلم ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ قرآن مجید کو غیر ملکی زبانوں میں پیش کرتے ہیں۔ تثلیث کو باطل کرتے ہیں سید المرسلین کی سیرت طیبہ کو پیش کرتے ہیں۔ ان ممالک میں مساجد بنواتے ہیں۔ اور جہاں کہیں ممکن ہو اسلام کو امن و سلامتی کے مذہب کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ تقسیم ملک کے وقت مشرقی پنجاب کی یہ واحد جماعت تھی۔ جس کے سرکاری خزانہ میں اپنے معتقدین کے لاکھوں روپے جمع تھے۔ اور جب پہل مہاجرین کی اکثریت بے سہارا ہو کر آئی تو قادیانیوں کا سرمایہ جوں کا توں محفوظ پہنچ چکا تھا۔ اس سے ہزاروں قادیانی بغیر کسی کاوش کے از سر نو بحال ہو گئے پھر یہ موضوع بھی مستحق توجہ ہے کہ یہ وہ واحد جماعت ہے۔ جس کے ۳۱۳ افراد تقسیم کے لمحہ سے آج تک قادیان میں موجود ہیں۔ اور وہاں اپنے مشن کے لئے کوشاں بھی ہیں اور منظم بھی قادیانی تنظیم کا تیسرا پہلو وہ تبلیغی نظام ہے۔ جس نے اس جماعت کو بین الاقوامی جماعت بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے۔ کہ بھارت کشمیر، انڈونیشیا، اسرائیل، جرمن ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، برطانیہ دمشق، نائیجیریا، افریقی علاقے اور پاکستان کی تمام قادیانی جماعتیں مرزا محمود احمد صاحب کو اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کرتی ہیں اور ان کے بعض دوسرے ممالک کی جماعتوں اور افراد نے کروڑوں روپوں کی جائدادیں "صدر انجمن احمدیہ ربوہ" اور "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام وقف کر رکھی ہیں۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

غیر مسلم ممالک میں قرآنی تراجم اور اسلامی تبلیغ کا کام صرف اسی اصولی "نفع رسانی" کی وجہ سے قادیانیت کے بقا اور وجود کا باعث ہی نہیں ہے بلکہ ہر حیثیت سے بھی اس کی وجہ سے قادیانیوں کا مسلک قائم ہے۔ ایک عبرت انگیز واقعہ جو ہمارے سامنے وقوع پذیر ہوا۔ ۱۹۵۳ء میں جب جسٹس منیر انکوائری کورٹ میں علم اور اسلامی مسائل سے دل بہلا رہے تھے۔ اور تمام مسلم جماعتیں قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھیں۔ قادیانی عین انہی دنوں ڈچ اور بعض دوسری غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن کو مکمل کر چکے تھے۔ اور انہوں نے انڈونیشیا کے صدر حکومت کے علاوہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور جسٹس منیر کی خدمت میں یہ تراجم پیش کئے۔ بزبان گویا وہ زبانِ حال و قال یہ کہہ رہے تھے کہ ہم ہیں وہ غیر مسلم اور خارج از ملت اسلامیہ جماعت جو اس وقت جب کہ ہمیں آپ "لوگ" کافر قرار دینے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ ہم غیر مسلموں کے سامنے قرآن ان کی مادری زبان میں پیش کر رہے ہیں...... غور فرمایئے! ان لوگوں کا تاثر کیا ہو گا؟ اور قادیانیوں کا یہ کام ان کی زندگی اور ترقی میں کس حد تک ممد و معاون ہے۔

(المنیر ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

ہندو مذہب کو خطرہ

جماعت احمدیہ کی دینی خدمات اور اشاعت اسلام کا ذکر شاندار الفاظ میں جہاں مسلمانوں نے کیا ہے وہاں غیر قومیں بھی جماعت کی منظم تبلیغی جدوجہد سے اپنا مذہب خطرے میں محسوس کر رہی ہیں۔ ؎

ہے اکیلا کفر سے زور آزما
احمدی کی روح ایمانی تو دیکھ

ذیل میں ہندو اخبارات کے چند اقتباسات مختصر طور پر پیش کئے جاتے ہیں:۔

"احمدی لوگ تمام دنیا کے مسلمانوں میں سے زیادہ ٹھوس اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والے ہیں۔ اور ان کی تبلیغی جدوجہد اس وقت ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہی ہے۔

احمدیہ جماعت ایک نہایت زبردست منظم اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی جماعت ہے۔ احمدیوں کی عورتیں ہماری قوم کے مردوں سے بازی لے گئیں ہیں۔ ہم اپنی معمولی کامیابیوں پر خوشیاں منانے میں کمی نہیں کرتے لیکن ٹھوس اور خاموش کام کرنے سے ہمیں بیر ہے۔ ہماری زبانیں قینچی کی طرح چلتی ہیں۔ لیکن ہاتھ حرکت نہیں کرتے۔ احمدیوں کے نقص خوب ہم نکالتے۔ بعض اوقات ان کا تمسخر اڑایا۔ لیکن ان کے مقابلے میں کام کیا کیا؟ اس کا جواب سوائے خاموشی کے اور کچھ نہیں"

(اخبار بندے ماترم)

میں نے اسلام کے اندر رہ کر اور اسلام کے ترک کرنے کے بعد مسلمانوں کے تبلیغی نظام کا اچھی طرح مطالعہ کیا میرے خیال میں تمام دنیا کے مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ ٹھوس اور تبلیغی کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم سب سے زیادہ اسی طرف سے غافل ہیں

(اخبار تیج دہلی)

عیسائیت کے وجود کو خطرہ

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ کے قیام کی ایک اہم غرض کسر صلیب ہے۔ اور عیسائیت کو شکست دینا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے اس میدان میں بھی جماعت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہے تمام ممالک میں منظم طور پر عیسائیت کا

مقابلہ کر رہی ہے۔ عیسائی پادری احمدی مجاہدین کے مقابلہ سے گریز کر رہے ہیں۔ یورپ وامریکہ آفتاب اسلام کی نورانی شعاعوں سے منور ہو رہا ہے۔ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو رہے ہیں۔ تثلیث کے اہم مرکزوں میں مساجد کا قیام جاری ہے اور مستقبل قریب میں یورپ وامریکہ کے براعظموں کی تمام فضا اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا الرسول اللّٰہ کی صداؤں سے گونج اٹھے گی۔ جماعت احمدیہ کے اس عالمگیر پروگرام اور منظم جدوجہد سے متاثر ہو کر عیسائیت کے ایوانوں میں تزلزل شروع ہو چکا ہے اور توحید کے مقابل تثلیث کی فضاؤں پر مایوسی کے بادل چھا رہے ہیں جس کا اندازہ ذیل کے چند مختصر سے حوالجات سے لگایا جا سکتا ہے۔ اسلام کے اشد ترین دشمن امریکن پادری ڈاکٹر زویمر عیسائیوں کو بیدار کرنے کی خاطر اپنے رسالہ مسلم ورلڈ میں لکھتے ہیں:۔

(۱) "جماعت احمدیہ تمام فرانسیسی مغربی افریقہ میں چستی سے کام کر رہی ہے اور ان کا مرکز لیگوس ہے وہ اس نئے سلسلہ کو جس کے چلانے والے ہندوستانی مسلمان ہیں۔ تثلیث عیسائیت کے لئے خطرہ عظیم دیکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں نئی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ جماعت قابل توجہ ہے۔ یہ لوگ اپنی تمام توجہ اور طاقت تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہے ہیں۔ اور سیاست میں حصہ نہیں لیتے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ انسان جس حکومت کے ماتحت ہو اس کا وفادار رہے۔ وہ صرف اس بات کی پرواہ کرتے ہیں کہ کونسی حکومت کے ماتحت ان کو تبلیغ اسلام کے مواقع اور سہولتیں حاصل ہیں اور اسلام کو ایک مذہبی گروہ یا سیاسی نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ محض صداقت اور خاص حق سمجھ کر تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جماعت فی زمانہ مسلمانوں کی عجیب جماعت ہے۔ اور مسلمانوں میں صرف یہی ایک جماعت ہے جس کا واحد مقصد تبلیغ اسلام ہے۔ ان لوگوں میں قربانی کی روح اور تبلیغ اسلام کا جوش اور اسلام کے لئے سچی محبت دیکھ کر بے تحاشا صد آفرین نکلتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب زبردست شخصیت کے آدمی تھے۔ میں جب قادیان گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم مولانا رحمت علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا

(از مکرم مولوی محب الرحمٰن صاحب۔ لاہور)

افسوس کہ مولوی رحمت علی صاحب مرحوم ایک لمبی علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ مولوی صاحب مرحوم کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جبکہ وہ ابھی قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے تھے اور خاکسار تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پاتا تھا۔ ان دنوں خاکسار بورڈنگ ہاؤس میں رہتا تھا۔ اور چوہدری محمد شفیع صاحب اوجلوی کے ساتھ میری سیٹ تھی جو میرے ہم جماعت تھے۔ چوہدری صاحب کے والد منشی عبدالعزیز صاحب مرحوم ہر جمعہ نماز کے لئے قادیان تشریف لایا کرتے تھے۔ خاکسار سے بھی ان کی ملاقات تھی۔ ان کے ہمراہ عموماً سیکھواں کے دوسرے بزرگ بھی ہوتے تھے۔ اور قافلہ پانچ چھ اصحاب پر مشتمل ہوتا تھا۔ اور ۳-۱۹۰۱ء کا ذکر ہے۔

ایک دفعہ ان کے ہمراہ بابا حسن محمد صاحب رضی اللہ عنہ بھی آئے اور حضرت منشی عبدالعزیز صاحبؓ نے بتایا کہ یہ صاحب زیر تبلیغ ہیں۔ بابا صاحب موصوف نے بیعت کر لی اور قادیان کے ہی ہو رہے۔ کچھ دنوں کے بعد ریویو آف ریلیجنز کے دفتر میں کام کرنے لگ گئے۔ اور مولوی رحمت علی صاحب ان کے پاس یسرنا القرآن پڑھا کرتے تھے۔ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ میرے تعلقات ان کے آخری ایام تک رہے۔

۱۹۲۵ء میں کچھ انڈونیشین لڑکوں سے مجھے لاہور میں ملنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں اور کیا غرض ہے۔ انہوں نے اپنا وطن جاوا بتایا۔ وہ انگریزی اچھی طرح نہ بول سکتے تھے البتہ عربی اچھی جانتے تھے۔ ان کی باتوں سے معلوم ہوا کہ وہ یہاں دینی تعلیم کی غرض سے آئے ہیں۔ لیکن لاہور میں تعلیم کا اچھا انتظام نہیں تھا اس لئے وہ مطمئن نہ تھے۔ میں نے ان کو قادیان جانے اور وہاں علم حاصل کرنے کی تلقین کی اور کم از کم قادیان جا کر دیکھ آنے کو کہا۔ اگرچہ عقائد کی وجہ سے وہ تامل کرتے تھے۔ لیکن حاجی محمود صاحب اور ابوبکر صاحب جانے کے لئے رضامند ہو گئے اور غالباً ابوبکر صاحب گئے۔ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کل کیفیت لکھی اور اجازت چاہی تو حضور نے اپنے ارشاد نامہ مؤرخہ ۲۵/۹/ ۱۹ میں خاکسار کو ہدایت فرمائی کہ:

"تبلیغ برابر کئے جائیں۔ جاوی لڑکوں کی نسبت میں پسند کرتا ہوں کہ ان کو بھیج دیں دوسرے لڑکوں کی نسبت بعد میں اطلاع دوں گا۔"

اسی اثناء میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قادیان سے آ گئے۔ میں ان جاوی لڑکوں (کیونکہ اس وقت تو وہ لڑکے ہی تھے) کو لے کر ان کے پاس ان کے جائے قیام پر گیا۔ شمس صاحب ماشاء اللہ عربی خوب بولتے تھے وہ لڑکے ان کو مل کر بہت خوش ہوئے اور قادیان تعلیم کی غرض سے چلے گئے۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا رحمت علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جاوا بھیج دیا اور انہوں نے کافی عرصہ وہاں رہ کر تبلیغ فرمائی اور جماعت قائم کی اور اپنی مساعی کی کامیابی کو دیکھنے کے بعد اس جہاں سے رخصت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کو وہاں کی زبان کی کافی مہارت تھی اور بڑی قادر الکلامی سے گفتگو کرتے تھے ایک دفعہ میں نے ان سے اور باتوں کے دوران میں دریافت کیا کہ آپ وہاں کس طرح رہتے ہیں اور کھانے وغیرہ کا کیا انتظام ہے انہوں نے ایک واقعہ سنایا جو احباب کے علم کے لئے لکھتا ہوں کہ ہمارے مبلغ کس طرح فاقے اور غربت میں رہ کر تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ اور کس طرح تکلیف اٹھا کر اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اکناف عالم میں نکل جاتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں جس مکان میں رہتا تھا اس کے دو دروازے تھے۔ میرا تعلق چھوٹے بڑے ہر قسم کے آدمیوں سے رہتا تھا جو میرے زیر تبلیغ تھے۔ ان میں وہاں کا گورنر بھی تھا جو میرا ہمسایہ تھا ایک دفعہ رات کو میں کھانا بازار سے لایا۔ ابھی کمرے میں آیا ہی تھا۔ کہ دونوں دروازوں پر بڑی زور سے دستک کی آواز آئی۔ میں نے بھاگ کر دروازہ کھولا تو دیکھا کہ گورنر کی بیوی ہے۔ اور دوسرے دروازہ پر ایک متمول پارسی کھڑا تھا۔ میرے دروازہ کھولنے پر دونوں جھٹ اندر گھس آئیں اور چاروں طرف ادھر ادھر دیکھنے لگیں۔ میں حیران ہوا کہ کیا بات ہے گھومنے کے بعد وہ میز کی طرف آئیں جہاں کھانا رکھا تھا۔ اور یہ دیکھ کر کہ کھانا ادنیٰ درجہ کا ہے حیران ہوئیں کہ آپ یہ کھانا کھاتے ہیں اور کہا کہ کل سے آپ کے لئے ہم کھانا بھیجا کریں گے۔

٭ مولوی رحمت علی صاحب مرحومؓ نے بتایا کہ میں نے معمول بنایا ہوا تھا کہ اپنے کاموں سے فارغ ہو کر زیادہ رات گئے کھانا ہوٹلوں سے لایا کرتا تھا کہ اس وقت کھانا سستا مل جاتا تھا۔ یہ اس لئے کہ سلسلہ کا خرچ کم ہو۔ اور جو رقم بچتی اس سے دوسرے اہم کام کرتا جس سے اسلام کی زیادہ خدمت ہو سکے۔

مجھے اور بھی کئی مبلغین کے حالات معلوم کرنے کا اتفاق ہوا ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے مبلغین حقیقی معنوں میں مجاہد ہیں جو تبلیغ اسلام نہایت اخلاص اور قربانی کے ماتحت ابتغاءً لوجہ اللہ کرتے ہیں اور اسی لئے ان کی خدمات کے نتائج بھی اعلیٰ ہوتے ہیں جو وہ خلیفہ وقت کی اطاعت اور ہدایت کی روشنی میں کرتے ہیں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

(از محترم جناب نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مکرم جناب خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ذیل کے مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ کی تربیت۔ تنظیم اور رسالہ خالد اور تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت وغیرہ کے لئے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ جن مجالس میں بھی مکرم خواجہ صاحب موصوف پہنچیں وہاں کے قائدین اور دیگر عہدیداران کا فرض ہے کہ مکرم خواجہ صاحب موصوف سے ہر طرح تعاون فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ گوجرہ۔ خانیوال۔ دہاڑی۔ دیناپور۔ ملتان شہر و چھاؤنی۔ مودھرال علی پور۔ اوچ شریف۔ احمد پور شرقیہ خانپور رحیم یار خان۔ صادق آباد۔ بہاولپور۔ ہارون آباد ڈاہرانوالہ بنگلہ۔ بہاول نگر۔ فقیر والی چک نمبر ۱۹۱۔ اوکاڑہ منٹگمری

کامیابی اور درخواست دعا

میرے لڑکے خواجہ اظہر ظہور بٹ نے امسال ایم۔ اے انگریزی کا امتحان دیا تھا۔ الحمد للہ کہ عزیز مذکور سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہو گیا ہے یونیورسٹی میں نوربہ پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بابرکت کرے اور بیش از بیش کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

خواجہ ظہور الدین بٹ وکیل گوجرخان

ربوہ کی یادگار مسجد کیلئے چندہ دینے والے احباب

(از مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ)

(قسط نمبر ۳)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۲۴۱	چوہدری فضل احمد صاحب رحیم یار خان	۵/-
۲۴۲	محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال پکی چک ۵۲/۳ شیخوپورہ	۲/-
۲۴۳	محمد شریف صاحب سیکرٹری مال مینووالی ضلع سیالکوٹ	۲/-
۲۴۴	فضل الٰہی صاحب سرگودھا	۵/-
۲۴۵	محمدی بیگم صاحبہ بذریعہ مسعودہ بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۶/-
۲۴۶	مسعودہ بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۱/-
۲۴۷	خالدہ شمیم صاحبہ اور ساجدہ پروین صاحبہ ہمشیرگان مشتاق احمد صاحب کلرک فضل عمر ہسپتال ربوہ	۲/-
۲۴۸	عبدالغنی خان صاحب عرائض نویس سمندری	۵/-
۲۴۹	حمید احمد خان صاحب ابن عبدالمجید خان صاحب آکٹ ویردوال ربوہ	۲/-
۲۵۰	ملک نورالدین صاحب محمد دین صاحب ڈینس - کبیروالہ	۵/-
۲۵۱	عبدالواحد صاحب سیکرٹری مال گوجرخان	۱/-
۲۵۲	مولوی غلام نبی صاحب بہاولپور	۱/-
۲۵۳	شیخ دوست محمد صاحب شمس لائلپور	۱۰/-
۲۵۴	غلام رسول صاحب "	۵/-
۲۵۵	ملک برکت علی صاحب "	۲/-
۲۵۶	ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز شیخوپورہ	۲۰/-
۲۵۷	علی شیر خان صاحب جماعت بنوں	۱۵/-
۲۵۸	محمود احمد صاحب چک ۱۱ پھرور ضلع شیخوپورہ	۱/-
۲۵۹	صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ ربوہ	۵/-
۲۶۰	محمد نصیب صاحب عارف سیکرٹری مال راولپنڈی	۸/۳/-
۲۶۱	نذیر احمد خان صاحب سیکرٹری مال منٹگمری	۱/-
۲۶۲	چوہدری محمد علی صاحب چک لائلپور	۵۰/-
۲۶۳	محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ	۱۰۰/-
۲۶۴	والدہ صاحبہ " " "	۱۰/-
۲۶۵	اے کے ملک صاحب معہ والدین مرحوم و ہمشیرہ مرحومہ و برادر مرحوم	۳/-
۲۶۶	حکیم احمد الدین صاحب لاہور چھاؤنی	۱/-
۲۶۷	چوہدری نذیر احمد صاحب "	-/۸/-
۲۶۸	چوہدری شریف احمد صاحب کانونی کراچی	۵/-
۲۶۹	شیخ خلیل احمد صاحب کراچی	۵/-
۲۷۰	ملک اکبر علی صاحب "	۲/-
۲۷۱	محمد انور صاحب "	۲/-
۲۷۱	میر محمد افضل صاحب "	۲/-
۲۷۳	محمد احمد صاحب کراچی	۱/-
۲۷۴	رشید بیگ صاحب "	۱/۸/-
۲۷۵	چوہدری فضل الرحمٰن صاحب "	-/۸/-
۲۷۶	بشیر الدین صاحب عباسی "	۲/-
۲۷۷	نورالدین صاحب باجوہ "	۱/-
۲۷۸	مہرالدین صاحب ڈرگ روڈ "	۱/-
۲۷۹	والدین ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب انجار "	۵/-
۲۸۰	بشیر احمد صاحب نمبردار بیداد پور ضلع شیخوپورہ	۶/-
۲۸۱	شریف الدین صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ	۵۲/-
۲۸۲	خانصاحب حضرت منشی برکت علی خانصاحب مرحوم راولپنڈی	۵/-
۲۸۳	والد صاحب شیخ محمد حسین صاحب ڈھاکہ بذریعہ شیخ عبدالمجید صاحب	۱۰۰/-
۲۸۴	شیخ طاہر احمد صاحب کوئٹہ " "	۵/-
۲۸۵	محمد عمر بشیر احمد صاحب ڈھاکہ	۳۰/-
۲۸۶	قریشی محمد عبداللہ صاحب محاسب جماعت دارالرحمت وسطی ربوہ	۲۵/-
۲۸۷	محمد صالح صاحب انجنیئر شپ یارڈ کھلنا	۹۹/۴/-
۲۸۸	محمد صادق صاحب سیکرٹری مال کریم نگر فارم سندھ	۱۳/۸/-
۲۸۹	حکیم محمد یعقوب صاحب پنڈی بھٹیاں	۴/-
۲۹۰	والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنڈی بھٹیاں	۵/-
۲۹۱	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب " "	۹/-
۲۹۲	میاں خان صاحب " "	۱/-
۲۹۳	امۃ الحی صاحبہ بنت چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	۱۰۰/-
۲۹۴	سید شریف شاہ صاحب درویش قادیان	۱۰/-
۲۹۵	مسز زینب حسن صاحبہ ڈھاکہ	۵۰/-
۲۹۶	حوالدار میجر ملک عبدالواحد صاحب	۵/-
۲۹۷	عفت سلطانہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بچیکی	۳/-
۲۹۸	برکات احمد صاحب ذبیح سیکرٹری مال حیدرآباد	۹/-
۲۹۹	چوہدری احمد جان صاحب چک ۳۱۲ ج ب لائلپور	۱۰/۴/-
۳۰۰	فاطمہ بیگم صاحبہ بھگووال کلاں از خاوند مرحوم چوہدری شیر محمد صاحب	۵۰/-
۳۰۱	فاطمہ بیگم صاحبہ بھگووال کلاں از والدہ مرحومہ حیات بیگم صاحبہ	۵۰/-
۳۰۲	" " " برادرم چوہدری شفیع احمد صاحب ~~	۵۰/-
۳۰۳	" " " تایا مرحوم چوہدری محمد الدین صاحب	۵۰/-
۳۰۴	ڈاکٹر حسن محمد شاہ صاحب از اہلیہ خود چنہ تعلقہ ٹل سندھ	۵/-
۳۰۵	مسٹر اے اعظم صاحب اسسٹنٹ مینیجر آدم جی جوٹ ملز آدم جی نگر	۵/-/-
۳۰۶	" " از مس ریحانہ مستانہ صاحبہ	۵/-
۳۰۷	مجلس خدام الاحمدیہ لاہور	۱۲/۴
۳۰۸	مختار احمد صاحب ایاز افریقہ	۷/-
۳۰۹	حامدہ مبارکہ صاحبہ ناظم آباد کراچی	۵/-
۳۱۰	محمودہ لطیف صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ کوئٹہ	۵/-
۳۱۱	لجنہ اماء اللہ سمبڑیال	۱۴/۱۲
۳۱۲	چوہدری غلام حسین صاحب گوہدپور	۲/-
۳۱۳	محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی سرگودھا	۱/-
۳۱۴	منظور احمد صاحب سیکرٹری مال منڈرانی ضلع ڈیرہ غازیخان	۲/۴/-
۳۱۵	سید سلیم احمد صاحب دادوخیل	۳/-
۳۱۶	لجنہ اماء اللہ کراچی	۶۷/۸
۳۱۷	ابراہیم جلال الدین صاحب مڑھ بلوچاں شیخوپورہ	۵/-/-
۳۱۸	اللہ بخش صاحب راولپنڈی	۲/-
۳۱۹	امۃ الکریم صاحبہ "	۱/۴/-
۳۲۰	محمد حنیف صاحب "	۱/-/-
۳۲۱	نذیر حسین صاحب لاہور	۵/-
۳۲۲	ملک شیر بہادر خان صاحب خوشاب	۲۰/-
۳۲۳	احمد دین صاحب	۱۰/-
۳۲۴	والدہ صاحبہ قاضی عبدالوحید صاحب ربوہ	۵/-
۳۲۵	عبدالصمد صاحب	۱/-/-
۳۲۶	والدہ صاحبہ چوہدری عبدالرحیم صاحب	-/۸/-
۳۲۷	چوہدری عبدالواحد صاحب	-/۸/-
۳۲۸	جان محمد صاحب	۱/-/-
۳۲۹	رشید احمد صاحب حاکم فضل عمر ہوسٹل ربوہ	۱۰/۴
۳۳۰	عبدالمجید صاحب " "	۱۰/۴
۳۳۱	صفدر علی خانصاحب	۱۰/-

درخواست ہائے دعا

۱- میرے پوتے عزیز طاہر احمد کے دائیں بازو کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے دعا فرماویں کہ اللہ کریم بچہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرحمٰن دفتر بیت المال ربوہ)

۲- میرے والد چوہدری محمد صدیق صاحب نمبردار چک ۱۰۶ ضلع ... اسہال اور درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(مظفر احمد گول بازار — ربوہ)

۳- میرے لڑکے ملک محمد سلیم کا بازو اتر گیا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرماویں۔ تو اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(ملک محمد دین کارکن دفتر آبادی — ربوہ)

۴- میرے بھانجے ملک محمود احمد صاحب کی اہلیہ عزیزہ امۃ السلام اکثر بیمار رہتی ہے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مریم بیگم اہلیہ محمد شفیع صاحب۔ نوشہرہ)

۵- "نشتر میڈیکل کالج ملتان کے متعدد احمدی طلباء کے سپلیمنٹری امتحان شروع شروع ہیں۔ احباب امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان)

۶- میری لڑکی عمر ۲½ سال مورخہ ۱۴/۹ کو چھت پر سے نیچے پکے فرش پر گر گئی ہے سر میں شدید ضربات آئی ہیں — احباب جماعت بچی کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (م سعید احمد ابن سردار محمد افضل ~~ راولپنڈی)

۷- ہمارے علاقہ میں مویشیوں کو بیماری وبائی صورت میں پھیل گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس بلائے عظیم سے نجات دلائے (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گرمولا۔ ضلع شیخوپورہ)

۸- چوہدری محمد علی خانصاحب کا اکلوتا بچہ منور احمد خناق و بخار سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت اس کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناظر علی خان صدر جماعت چک ۱۱ کھیم سنگھ والہ ضلع لائلپور)

۹- "میرے والد محترم لمبے عرصہ سے ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (ناصر احمد او کاڑہ)

۱۰- قریشی محمد شفیع صاحب پنشنر اوورسیر جو کہ ۳۱۳ اصحاب میں سے ہیں۔ ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ بہت تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(احمد شفیع قریشی — میانوالی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۵۳:- میں حکیم قاضی نذر محمد خادم ولد حکیم عبد العزیز قوم کھوکھر پیشہ دوکانداری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰ ۵ / ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ دوکانداری مبلغ تقریباً ۲۰/- روپے ماہوار ہوتی ہے۔ میں تا زیست ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:- حکیم قاضی نذر محمد خادم چک چھٹہ

گواہ شد:- نشان انگوٹھا پریذیڈنٹ سیٹھ محمد عبد اللہ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۲۸ / ۸ / ۵۸

نمبر ۱۴۹۷۶:- میں مسعودہ بیگم زوجہ مرزا بشیر احمد فسلعدار قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸ / ۳ / ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ ۱۶۲/- روپیہ + ۳۰/- روپیہ گرانی الاؤنس ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ فقط

العبد:- مسعودہ بشیر مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۸ء

گواہ شد:- ماسٹر اللہ بخش کلرک نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

گواہ شد:- سعید احمد عالمگیر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۹۷۱:- میں سکینہ بیگم بیوہ میاں محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸ / ۲ / ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد منقولہ ایک عدد مشین سلائی جس کی موجودہ مالیت ۲۰۰/- روپے ہے۔ زیور وغیرہ کوئی نہیں۔ میں اس جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

مشین سلائی کے ذریعہ ماہوار آمد مبلغ ۱۰/- روپے ہے تا زیست اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو بھی ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر جو بھی جائیداد میری متروکہ ثابت ہووے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں

الامۃ:- نشان انگوٹھا سکینہ بیگم

گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد:- محمد ابراہیم ساد چودہری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نمبر ۱۴۸۹۳:- میں امیر احمد ولد چوہدری بڈھا صاحب قوم جٹ بسرا پیشہ ملازمت عمر پینتالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے اراضی زرعی پانچ ایکڑ واقعہ چک ۲۴۲ گ ب ڈاکخانہ خاص تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔ جس کی کل قیمت اندازاً دس ہزار روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں

۲- تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بصورت تنخواہ بحیثیت کلرک صیغہ امانت (صدر انجمن احمدیہ) سے مبلغ ایک سو بیس روپے مجھے مل رہی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز جو جائیداد بوقت وفات میری ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد امیر احمد کارکن دفتر امانت دار الصدر شرقی کوارٹر ۲۳ ربوہ

گواہ شد قاضی عبد الرحمن محلہ دار الصدر شرقی کوارٹر ۲۲ ربوہ

گواہ شد: مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ دار الصدر شرقی کوارٹر ۱۸ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

غذائی پیداوار میں اضافہ افراطِ زر کا بہترین حل ہے"

قومی منصوبہ بندی بورڈ کے ماہر اقتصادیات مسٹر قریشی کی تقریر

کراچی ۲۹ ستمبر۔ قومی منصوبہ بندی بورڈ کے چیف اکانومسٹ مسٹر ایم۔ ایل قریشی نے کہا ہے کہ ملکی معیشت پر افراط زر کا دباؤ کم کرنے میں اگر کوئی چیز سب سے زیادہ مدد دے سکتی ہے تو وہ غذائی پیداوار میں اضافہ ہے۔

مسٹر قریشی نے جو کل رات ریڈیو پاکستان کراچی سے ایک تقریر نشر کر رہے تھے۔ مختلف ملکوں میں افراط زر کی مثالیں پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان ملکوں میں جنگ کے دوران اور اس کے بعد جو زبردست افراط زر پیدا ہوا تھا۔ اس کا پاکستان کے افراط زر سے براہ راست کوئی تعلق قائم نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر قریشی کی تقریر کا موضوع تھا روپیہ جس کی کوئی قیمت نہیں"۔

مسٹر قریشی نے کہا کہ پاکستان میں افراط زر کا مفہوم صرف یہ لیا جا سکتا ہے کہ یہاں اشیائے صرف کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے سامان تعیش یا غیر ضروری اشیاء کے نرخ تو اس وقت تک چڑھنے سے نہیں روکے جا سکتے جب تک ملکی وسائل سے ان کی پیداوار ممکن نہ ہو۔ اور غیر ملکی زرمبادلہ کی پوزیشن ان کی درآمد کی اجازت نہ دیتی ہو۔ مسٹر قریشی نے مزید کہا کہ پاکستان میں افراطِ زر کے دباؤ کی شدت کا صحیح اندازہ خوراک اور کپڑے کے نرخوں کی سطح سے لگایا جا سکتا ہے۔

مسٹر قریشی نے کہا "اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پاکستان میں افراط زر کا خطرہ موجود ہے۔ گذشتہ تین سال میں روپے کی رسد میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے

لیکن دوسری طرف پیداوار کا اضافہ اتنا معمولی ہے کہ وہ روپے کے اس پھیلاؤ کے ایک حصے کو بھی جذب نہیں کر سکتا۔ آپ نے مزید کہا کہ افراط زر سے نجات پانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مانگ کم سے کم کی جائے اور وسائل زیادہ سے زیادہ کئے جائیں۔

پیداوار میں اضافے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسٹر قریشی نے کہا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں اپنے موجودہ سرمایہ سے پوری طرح استفادہ کرنا ہوگا۔ تمام قابل کاشت زمینوں کو زیر کاشت لانا ہوگا۔ فیکٹریوں کی تمام مشینوں کو ۲۴ گھنٹے گردش میں رکھنا ہوگا اور اپنے مزدوروں کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے پر توجہ دینی ہوگی۔ اس کے علاوہ ہمیں بچت اور سرمایہ کاری کو اپنی عادت بنانا ہوگا۔ اور مستقبل کو روشن بنانے کے لئے خود کو قربانیاں دینے پر تیار کرنا پڑے گا۔ پاکستان کا پنج سالہ قومی منصوبہ اس مقصد کے حصول کی طرف ایک قدم ہے۔

مسٹر گیٹسکل نے روسی دعوت مسترد کر دی

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ برطانیہ کی اپوزیشن لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر ہیو گیٹسکل نے اس مہینے کے آخر میں ماسکو کا دورہ کرنے کے لئے حکومت روس کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے لنڈن کے سیاسی مبصرین نے رائے ظاہر کی ہے کہ برطانیہ کے سرکاری حلقوں کی طرف سے مسٹر گیٹسکل کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ لیکن خود لیبر پارٹی کے بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے سیاست دان اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھانے پر اظہار ناراضگی کریں گے

واشنگٹن ۲۹ ستمبر کل ایک امریکی آبدوز کشتی کے عرشے سے پہلی بار ایک نیا میزائل (ریگولس ٹو) چلایا گیا۔ لیکن میزائل ہوا میں پھٹ کر تباہ ہو گیا۔ محکمہ دفاع کے اعلان کے مطابق یہ تجربہ بحر الکاہل میں کیلی فورنیا کے قریب ایک ایسی آبدوز پر کیا گیا تھا جو سطح سمندر پر تیر رہی تھی۔ ریگولس ٹو میزائل کا طول ستاون فٹ اور مار ایک ہزار میل ہے۔

آداب مساجد کے لئے یاد دہانی

نظارت اصلاح وارشاد نے "آداب مساجد" چارٹ کی صورت میں شائع کر کے جماعتوں کو بھجوائے تھے۔ اگر کسی جماعت میں نہ پہنچے ہوں تو نظارت ہذا سے طلب کرے۔ مذکورہ چارٹ میں ۱۶ نمبرات میں آداب درج کئے گئے ہیں۔ ان میں سے نمبرات ۶-۸-۹ احباب کی یاد دہانی کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔

۶:۔ مسجد میں شور کرنا یا اونچا بولنا یا کوئی ایسی حرکت کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں حرج واقعہ ہو بہت ناپسندیدہ ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۶۳)

۸:۔ آنحضرت صلعم نے اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ کوئی شخص ایسی چیز کھا کر جس سے بدبو پیدا ہوتی ہو مسجد میں نہ آئے۔ اور آپ ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ حتی الوسع پاک وصاف جسم اور پاک وصاف کپڑوں کے ساتھ اور ممکن ہو تو خوشبو لگا کر مسجد میں آنا چاہیئے۔

(مشکوٰۃ باب المساجد صفحہ ۶۱)

۹:۔ مسجد کے اندر یا اس کی سیڑھیوں میں یا راستوں میں تھوکنا یا ناک صاف کرنا جس سے گند پیدا ہو بہت ناپسندیدہ ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۶۲ تجرید بخاری صفحہ ۱۱۴)

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے ضروری گذارش

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایسے صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پنجابی کی ضرورت ہے جو تیار سوت سے نہایت عمدہ کپڑا تیار کر سکیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ صحابی خود اپنے ہاتھ سے کپڑا تیار کر سکتے ہوں اور اس کی تیاری میں کسی دوسرے کا ہاتھ نہ ہو۔

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ اگر ان کے علاقہ میں کوئی صحابی اس قسم کا کام کر سکتے ہوں۔ تو ان کے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یہ کام نہایت ضروری ہے اس کی طرف خاص توجہ کرنے کی درخواست ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

اس وقت جماعت کے صاحب نصاب احباب میں سے بہت تھوڑے ایسے ہیں جو فکر اور توجہ سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے تاجر پیشہ۔ ملازم پیشہ اور زمیندار احباب میں سے ایک خاصی تعداد ایسی ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے اور یا عدم توجہ کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے۔ حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ قرآن پاک میں بار بار اقیموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ کا حکم آیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا سختی سے حکم فرمایا ہے۔

پس عہدیداران مال اور دیگر مخلصین جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو وہ نہیں ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائیں۔ کیونکہ الداعی علی الخیر کفاعلہٖ کہ کسی کو نیکی کی طرف بلانے والا ایسا ہی ہے گویا وہ خود ہی اس نیک کام کا کرنے والا ہے (ناظر بیت المال۔ ربوہ)

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(بقیہ صفحہ ۵)

لوگ اسلام کے نئے جوش اور اسلام کی آئندہ کامیابی کی امیدوں سے سرشار ہیں۔ اپنے آپ کو وہ غریبانہ طور پر پیغام پہنچانے والے نہیں سمجھتے بلکہ ان سب کو اس بات پر ناز ہے کہ وہ دنیا میں اس قدر اندھے اور مجنوں ہو رہے ہیں کہ جس قدر انسانی قلب کے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔"

(رسالہ مسلم ورلڈ)

(باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی نانی اماں جان رسول بی کا اپریشن کرنا رہا ہیں۔ ملک عبد الغادر صاحب بھی فالج کے حملہ اور درد گردہ کے باعث بہت بیمار ہیں ہر دو بزرگوں کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ محمد احمد منیر بی۔اے لاہور

(۲) خاکسار کی اہلیہ کو ٹی بی کی شکایت ہے بیماری ابھی پہلے مرحلہ پر ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درد مندانہ درخواست ہے

(غلام حسین کپتان سنی بنک مری)

سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۵۸ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے لئے اخراجات کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بیرونی عہدہ داران مرکز کی امداد اس طرح کر سکتے ہیں کہ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر رکن مجلس سے بارہ آنے فی کس کے حساب سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بہت جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات بروقت اور سہولت سے ہو سکیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ کی اطلاع کیلئے

تمام اساتذہ کرام وطلباء جامعہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد ۲۰ ستمبر ۵۸ء کو صبح آٹھ بجے کھل رہا ہے۔ تمام طلبہ کی بروقت حاضری ضروری ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

درخواست دُعاء

میرا بھتیجا منصور علی بھاگلپوری سخت بیمار ہے۔ بہت مخلص احمدی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (افضال احمد قریشی ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ ستمبر بروز جمعۃ المبارک مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سارچوری معلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام محمد اسحاق تجویز فرمایا ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیز اسے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین